Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم بدھ — قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۲ صفر ۱۳۹۵ھ ۔ ۵ امان ۱۳۵۴ش ۔ ۵ مارچ ۱۹۷۵ء | نمبر ۵۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ امان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :۔

"کل سر درد کی تکلیف رہی"

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کریں۔

ربوہ ۵ امان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

تمام رات کمر میں درد کی وجہ سے طبیعت ناساز رہی

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے ۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

موت مومن کے لئے خوشی کا باعث ہے نہ کہ ڈر اور خوف کا

وہ ایک مرکب ہے جو دوست کو دوست کے پاس پہنچاتی ہے

(۱) "موت سے نہیں ڈرنا چاہیئے مگر خُدا کے غضب سے بچنا چاہیئے کیونکہ موت تو بہرحال آنے والی ہے۔۔ موت مومن کے لئے خوشی کا باعث ہے کیونکہ وہ ایک مرکب ہے جو دوست کو دوست کے پاس پہنچاتی ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۹۸)

(۲) "یہ مت سمجھو کہ جس کو ہمّ و غم پہنچتا ہے وہ بدقسمت ہے نہیں۔ خُدا اُس کو پیار کرتا ہے جیسے مرہم لگانے سے پہلے چیرنا اور جرّاحی کا عمل ضروری ہے۔ غرض یہ انسانی فطرت میں ایک امر واقع شدہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ یہ ثابت کرتا ہے کہ دُنیا کی حقیقت کیا ہے اور اس میں کیا کیا بلائیں اور حوادث آتے ہیں۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۰، ۲۰۱)

محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۵ امان (بوقت ۹ بجے صبح) ۔ نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسے محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب ۴ امان ۱۳۵۴ ہجری شمسی (مطابق ۴ مارچ ۱۹۷۵ء) بروز منگل ساڑھے چھ بجے شام غروبِ آفتاب کے وقت جبکہ مغرب کی اذان ہو رہی تھی بعمر ۵۰ سال وفات پا گئے۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم ۱۹۶۹ء سے بعارضہ قلب بیمار تھے۔ اس دوران میں کئی بار آپ کو دل کی تکلیف ہوئی اور ہر بار صحتیاب ہوتے رہے۔ ۹ فروری ۱۹۷۵ء کو پھر دل کا حملہ ہوا اور سینہ میں انفیکشن بھی ہو گئی۔ علاج جاری تھا کہ ۲۲ فروری کو بیماری نے اچانک شدت اختیار کر لی۔ اس دوران میں محترم ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب اور محترم ڈاکٹر عالمگیر صاحب پروفیسر کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کو بغرض علاج لاہور سے بلوایا گیا نیز محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کے مشورہ کے مطابق آپ کی خصوصی نگرانی میں مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی آپ کا بہت اخلاص اور محنت سے علاج کرتے رہے لیکن مرض شدت اختیار کرتا چلا گیا۔ آخری دو دنوں میں وقفہ وقفہ سے بیماری کے تین شدید حملے ہوئے۔ تیسرا اور آخری حملہ ۴ مارچ کو ایک بجے بعد دوپہر شروع ہوا اور مسلسل شام تک جاری رہا یہاں تک کہ ساڑھے چھ بجے شام رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی اور آپ مولائے حقیقی سے جا ملے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بار بار تشریف لا کر عیادت فرماتے رہے نیز مسلسل خیریت دریافت کرواتے رہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حرم ثانی حضرت سیدہ امۃ الحی صاحبہ مرحومہ کے بطن سے دسمبر ۱۹۲۴ء میں پیدا ہوئے تھے۔ ۱۹۶۴ء میں آپ کی شادی حضرت پروفیسر علی احمد صاحب رضی بھاگلپوری کے بھتیجے اور محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب کے چچا زاد بھائی محترم مولوی عبدالباقی صاحب مرحوم کی صاحبزادی محترمہ اسماء طاہرہ صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ سے ہوئی تھی۔ ۱۹۶۹ء میں آپ کو پہلی بار دل کی تکلیف ہوئی۔ اُس وقت سے طبیعت خراب رہنے لگی تھی۔ گو درمیان میں آرام آ جاتا رہا لیکن بیماری گئی نہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی عمر پانے والی اولاد میں سے آپ رحلت فرمانے والے پہلے فرزند ہیں۔ نماز جنازہ آج ۵ مارچ کو گیارہ بجے قبل دوپہر ادا کی جا رہی ہے۔

محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم تقسیم برصغیر کے معاً بعد کچھ عرصہ قادیان میں بطور درویش مقیم رہے اور وہاں بطور ناظر دعوۃ و تبلیغ خدمات سرانجام دیں۔ اسی طرح ربوہ میں آپ کچھ عرصہ نائب ناظر خدمتِ درویشاں رہے۔ ۱۹۷۱ء میں مکہ معظمہ کی زیارت کرنے اور عمرہ کرنے کی سعادت پائی۔

ادارہ الفضل آپ کی وفات پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نیز حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا، محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ القیوم صاحبہ حال مقیم امریکہ، محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ الرشید صاحبہ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب حال مقیم

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۵ ماہ امان ۱۳۵۴ھش

کسبِ معاش کا ایک بہترین ذریعہ

اللہ تعالیٰ نے کسبِ معاش کے جن ذرائع کو جائز قرار دیا ہے ان میں سے ایک تجارت بھی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ (النساء آیت ۳۰)

ترجمہ:۔ اے ایمان دارو! تم آپس میں ناجائز طور پر اپنے مال نہ کھاؤ۔ ہاں یہ جائز ہے کہ (مال کا حصول) آپس کی رضامندی سے تجارت کے ذریعہ سے ہو۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارت کو افضل الکسب یعنی کسبِ معاش کے جائز ذرائع میں سے بہتر اور افضل ذریعہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے:۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْكَسْبِ بَيْعٌ مَّبْرُوْرٌ وَّعَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهٖ۔

ترجمہ:۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین کسب "بیع مبرور" ہے اور دستکاری سے معاش پیدا کرنا ہے۔

یہاں یہ امر قابلِ غور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دستکاری کے ساتھ صرف بیع (تجارت) کو نہیں بلکہ "بیع مبرور" کو بہترین ذریعہ معاش قرار دیا ہے۔ "بیع مبرور" سے کیا مراد ہے؟ سو فقہاء نے اِس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

وَالْبَيْعُ الْمَبْرُوْرُ هُوَ الْبَيْعُ الَّذِىْ يَبَرُّ فِيْهِ صَاحِبُهٗ فَلَمْ يَغُشَّ وَلَمْ يَخُنْ وَلَمْ يَعْصِ اللّٰهَ فِيْهِ الخ (کتاب الفقہ علی المذاہب الاربع)

ترجمہ:۔ اور "بیع مبرور" ایسی بیع و شرا کو کہتے ہیں کہ جس میں طرفین ایک دوسرے کے ساتھ تعاون اور بھلائی کا معاملہ کریں یعنی نہ اُس میں دھوکہ ہو، نہ خیانت اور نہ خدا کی معصیت لازم آتی ہو۔

پس محض تجارت بہترین کسب یا ذریعہ معاش نہیں ہے بلکہ ایسی تجارت افضل الکسب کہلائے گی جس میں بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں ایک دوسرے کے فائدے اور بھلائی کو مدنظر رکھیں۔ نہ کوئی ایک دوسرے کو دھوکہ دے، نہ خیانت سے کام لے اور نہ کسی اور قسم کی معصیت کا مرتکب ہو۔ ایسے تاجر جن کا شعار بیع مبرور ہو ان کا حدیث میں بہت بڑا درجہ بیان ہوا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے:۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ (ترمذی ابواب البیوع)

ترجمہ:۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سچے اور امانت دار تاجروں کو نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کی معیت نصیب ہوگی۔

برخلاف اِس کے ایسے تاجر جن کا شیوہ بیع مبرور نہ ہو یعنی جنہوں نے ہر قسم کے دھوکہ فریب سے کام لے کر بے انداز نفع کمانے اور دوسروں کو لُوٹنے پر کمر باندھ رکھی ہو اُن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسق فاجر قرار دیا ہے۔ وہ لاکھ نمازیں پڑھیں یا نیکی کے کام بجا لائیں اُن کا حشر فساق و فجار کے ساتھ ہی ہوگا اور خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ وُہی معاملہ کرے گا جو وہ فاسقوں اور فاجروں کے ساتھ کرے گا۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اَلتُّجَّارُ يُحْشَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقٰى وَبَرَّ وَصَدَقَ۔ (ترمذی و بیہقی فی شعب الایمان)

ترجمہ:۔ قیامت کے دن تاجر فاسق و فاجر اُٹھیں گے مگر یہ کہ انہوں نے پرہیزگاری، بھلائی اور سچائی سے کاروبار کیا ہو (یعنی صرف پرہیزگار، ہر کسی کی بھلائی چاہنے والے اور سچائی سے کاروبار کرنے والے تاجر ہی اِس قسم کے حشر سے مستثنیٰ ہوں گے)۔

الغرض اسلام کی رُو سے تجارت کسبِ معاش کا بہترین ذریعہ تو ہے اور ضرور ہے لیکن اِس کا افضل الکسب ہونا بیع مبرور کے ساتھ مشروط ہے۔ بصورتِ دیگر اس کے نتیجہ میں فاسقوں اور فاجروں کے انجام سے دوچار ہونا یقینی ہے۔ پھر یہی نہیں کہ ایسے بددیانت اور دُوسروں کو لُوٹنے والے تاجر قیامت کے روز فاسق و فاجر اٹھیں گے بلکہ اِس دنیا میں بھی وہ موردِ عذاب ہوسکتے ہیں۔ چنانچہ حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو (جو تجارتی بددیانتی میں حد سے بڑھی ہوئی تھی) مخاطب کرتے ہوئے ان الفاظ میں خبردار کیا تھا:۔

وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ۝ (ھود آیت ۸۵)

ترجمہ:۔ اور ماپ اور تول کو کم نہ کیا کرو۔ مَیں (اِس وقت) یقیناً تمہیں اچھی حالت میں دیکھتا ہوں اور (ساتھ ہی) مَیں تمہاری نسبت ایک تباہ کن عذاب کے دن سے ڈر رہا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے کہ حضرت شعیبؑ کی قوم تجارتی بددیانتی اور ہیر پھیر سے باز نہ آئی۔ نتیجہ یہ ہُوا کہ اِسی دنیا میں عذاب نے اُنہیں آلیا اور وہ زمین سے چمٹے ہوئے رہ گئے۔ پس تجارت افضل الکسب یعنی بہترین ذریعہ معاش تو ہے لیکن اسی صورت میں کہ پوری دیانتداری اور ایمانداری کے ساتھ تجارت کی جائے۔ سچے اور دیانتدار تاجروں کے لئے بڑے بڑے درجات مقدّر ہیں۔ برخلاف اِس کے بے ایمان اور بددیانت تاجروں کے لئے اِس دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی عذاب ہی عذاب مقدّر ہے۔ سو گویا تجارت بیع مبرور کی شرط کے ساتھ کسبِ معاش کا بہترین ذریعہ ہے اور یہ شرط مفقود ہونے کی صورت میں اِسکے بدترین کسبِ معاش ہونے میں کیا شک باقی رہ جاتا ہے۔

ہے عبث یہ زندگانی یا نبیؐ تیرے بغیر

ہے عبث یہ زندگانی یا نبیؐ تیرے بغیر
کیا حقیقت ہے یہاں اِنسان کی تیرے بغیر

تُو ہے وہ نُورِ خدا جس سے درخشاں ہے جہاں
ہے ضیائے مہر و مَہ بھی تیرگی تیرے بغیر

عالمِ اسلام پر رحم و کرم کی ہو نظر
کچھ نہیں ہے اُس کی شانِ عالمی تیرے بغیر

تجھ سے وابستہ ہیں خوشیاں تیری اُمّت کی مدام
بدتر از صد رنج ہے اُس کی خوشی تیرے بغیر

مسجدِ اقصیٰ میں کی سب انبیاءؑ نے اِقتدا
بے اثر سمجھے وہ اپنی بندگی تیرے بغیر

مانتا ہے تجھ کو ختم المرسلیں ہر احمدی
احمدی کہلا نہیں سکتا کوئی تیرے بغیر

مہدیٔ دوراں بھی پَرتو ہیں ترے انوار کے
ورنہ کیا تھی اُن کی شانِ مہدوی تیرے بغیر

پا سکے از خود خدا سے پیار کی راہیں کوئی
تا ابد ممکن نہیں ہے یا نبیؐ تیرے بغیر

کُھل رہی ہے یہ حقیقت اہلِ مغرب پر بھی اب
مل نہیں سکتی نجاتِ اُخروی تیرے بغیر

آمنہ کے لالؐ تُو نے جگ اُجالا کر دیا
ماہِ کامل میں کہاں تھی چاندنی تیرے بغیر

خود بشر ہو کر بڑھایا تُو نے انساں کا وقار
کچھ نہیں عزّ و وقارِ آدمی تیرے بغیر

اَلمدد! دونوں جہاں کے تاجدارِ نامدار
کیا سے کیا اِنساں کی حالت ہوگئی تیرے بغیر

السّلام اے صاحبِ لولاک ختم المرسلیںؐ
السّلام اے قبلۂ جاں رحمۃٌ للعالمیںؐ

محمد صدیق امرتسری امیر آسیہ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ ماریشس کے جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء کی مختصر رپورٹ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ اور محترم وکیل التبشیر صاحب کے روح پرور پیغامات

(مکرم مولوی صدیق احمد منور صاحب مبلغ انچارج ماریشس)

(۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کا روح پرور پیغام

ذیل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور محترم وکیل التبشیر صاحب کے پیغامات افادۂ احباب کے لئے درج کئے جاتے ہیں۔ حضور کا پیغام درج ذیل ہے:۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

عزیزو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ معلوم کرکے بے حد مسرت ہوئی ہے کہ آپ آج جماعت احمدیہ ماریشس کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

یہ دو دن ذکر الٰہی نوافل دعاؤں اور پوری توجہ کے ساتھ خدا اور اس کے رسول کی باتیں سننے میں صرف کریں اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آج دنیا خدا سے غافل اور مذہب سے بے بہرہ ہے مگر خدا کی باتیں پوری ہوں گی۔ دنیا میں اسلام غالب آکے رہے گا خواہ اسے روکنے کے لئے ہزار مخالفتیں ہوں اور ایڑی چوٹی کا زور لگایا جائے۔ احمدیت خدا کا لگایا ہوا پودا ہے یہ بڑھے گا پھلے گا پھولے گا اور کوئی نہیں جو اسے پنپنے سے روک سکے۔ یہ سلسلہ خدا کے فضل سے ترقی کریگا یہاں تک کہ اکناف عالم اسلام کے نور سے منور ہو جائیں گے اور اسلام دنیا میں غالب آجائے گا جیسا کہ حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا۔ میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام روئے زمین پہ پھیلائے گا سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا پھولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی۔ ابتلاء آئیں گے۔ مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیشگوئیوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ کر لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔"

(تذکرہ صفحہ ۵۹۶)

مگر اس کے لئے ہمیں اپنے نفسوں پر آرام حرام کر لینا ہوگا۔ اپنی جان و مال عزت اور جائیداد کی قربانی پیش کرنی ہوگی۔ ہر قسم کی سختیاں برداشت کرنا ہوں گی اور ہر قسم کی ذلتیں سہنا ہوں گی آزمائشوں اور ابتلاؤں میں سے گذرنا ہوگا۔ خدا کی رضا اور اس کی خوشنودی کو حاصل کرنے اور اس کے فضلوں کو جذب کرنے کیلئے اپنا سب کچھ قربان کرنا ہوگا اس کے بغیر کامیابی ناممکن ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے اور ایمان پر استقامت بخشے آمین۔ خدا کے وفادار بندے بنیں۔ اس سے وفا کا نمونہ دکھائیں اور اس سے کبھی بد عہدی نہ کریں۔

مرزا ناصر احمد

خلیفۃ المسیح الثالث"

مکرم وکیل التبشیر صاحب کا پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"برادران جماعت ہائے احمدیہ ماریشس

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے ماریشس کے مبلغ انچارج صاحب نے اطلاع دی ہے کہ آپ کی جماعت اس ماہ اپنا جلسہ سالانہ منعقد کر رہی ہے اور اس جلسہ کیلئے انہوں نے مجھ سے پیغام کی خواہش کی ہے مجھے اس اطلاع سے بہت خوشی ہوئی کہ ایک سال کے بعد پھر جماعت کے تمام دوست ایک جگہ اکٹھے ہو کر خدا اور اس کے رسول کی باتیں کرینگے اور اشاعت اسلام کے وسیع منصوبوں پر غور کریں گے میں اس موقعہ پر آپ بھائیوں کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ تبلیغ کے ساتھ ساتھ تربیت کی طرف بھی بہت توجہ دی جائے۔ بنی نوع انسان کی تربیت دینی مساعی کا نصف حصہ ہوتی ہے۔ ایک حصہ تبلیغ سے تعلق رکھتا ہے اور دوسرا حصہ تربیت سے تعلق رکھتا ہے۔ تبلیغ کے ذریعہ غیر از جماعت لوگوں کو جماعتی عقائد کی صداقت کا یقین دلا کر ان کو جماعت کے اندر آنے اور جماعت کے نظریات قبول کرنے کی دعوت دی جاتی ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں یَدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ کے ساتھ آیا ہے اور تربیت کے ذریعہ ان لوگوں کو جو جماعت میں شامل ہیں روحانی یا اخلاقی لحاظ سے اعلیٰ مقام پر فائز ہونے اور اس مقام پر قائم رہنے کے قابل بنایا جاتا ہے جس کے لئے قرآن کریم نے یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْہَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ تربیت کا کام تبلیغ کے لحاظ سے کسی صورت میں بھی کم نہیں اور بعض اوقات اس سے بھی زیادہ اہم اور قابل توجہ ہے اگر ہم تمام دنیا کو بھی مسلمان بنا لیں مگر یہ لوگ صرف نام کے احمدی مسلمان ہوں تو ایسی جماعت خدا تعالیٰ کے نزدیک کوئی حقیقت نہیں رکھے گی بلکہ خدا نہ کرے وہ صداقت کو بدنام کرنے والی ثابت ہوگی لیکن اگر احمدی مسلمان تعداد میں تھوڑے ہوں مگر حقیقی معنوں میں پختہ اور پکے مومن ہوں اور آپس میں ان کا تعلق بالکل بھائیوں جیسا ہو محبت و اخوت پورے طور پر ان میں جاری و ساری ہو اور وہ خدا کی رضا پر چلنے والے ہوں تو یہ تھوڑی سی جماعت بھی خدا تعالیٰ کے حضور بہت ہی برکت کا موجب ہوگی اس حقیقت کی طرف اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس آیت میں توجہ دلائی ہے کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِیْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِیْرَةً یعنی کئی چھوٹی سی جماعتیں ہوتی ہیں جو اپنی قلت تعداد کے باوجود اپنے کامل ایمان اور صحیح عمل کے ذریعہ اپنے مولیٰ کی مدد اور نصرت سے ایسی بڑی جماعتوں پر غالب آجاتی ہیں جو تعداد میں تو زیادہ ہوتی ہیں لیکن پکے ایمان اور عمل سے محروم ہوتی ہیں۔ پس میں اپنے بھائیوں سے گذارش کروں گا کہ آپ سب نام کے احمدی نہیں بلکہ کام کے احمدی بنیں اور ہمیشہ تقویٰ اور پرہیزگاری کو اپنا شعار بنائیں۔ اس موقعہ پر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نصیحت خاص طور پر اپنے بھائیوں کے ... سامنے رکھنا چاہتا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں اسی لئے کہ تخم ریزی کی جاوے جس سے وہ پھلدار درخت ہو جاوے پس ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ ایک

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایفائے وعدہ اور اُسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

محترم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ و جزائر فجی

ایفائے وعدہ یعنی کسی سے کوئی وعدہ کرکے اُسے مشکل سے مشکل حالات میں بھی پورا کرنا اور بد عہدی نہ کرنا ان خاص مومنانہ صفات میں سے ہے جن کے بغیر ایک انسان صحیح معنوں میں سچا مومن نہیں کہلا سکتا۔ چنانچہ حدیث شریف میں ایفائے وعدہ کو مومنانہ خوبیوں میں شمار کیا گیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَلْمُؤْمِنُ اِذَا وَعَدَ وَفٰی" کہ مومن جب کوئی وعدہ یا کسی سے کوئی عہد کرتا ہے تو وہ اسے پورا کر کے دکھاتا ہے گویا اس کا وعدہ یا کسی سے کوئی معاہدہ کر لینا ہی اس بات کی ضمانت ہوتا ہے کہ وہ اسے بہر حال پورا کرے گا۔

اس بارے میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی میں ہمیں کئی اعلیٰ درجہ کے نمونے ملتے ہیں۔ جبکہ مخالف حالات اور بظاہر نقصان کا پہلو نظر آنے کے باوجود آپ نے اپنے وعدہ اور خود معاہدات کو لفظ بلفظ پورا کر دکھایا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ سے اس بارہ میں چند مثالیں بغرض تقلید پیش کی جاتی ہیں۔

(۱)

ایفائے عہد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی مشہور اور اعلیٰ درجہ کی خوبی تھی کہ آپ کے دشمن بھی اس کا اقرار کرتے تھے چنانچہ حدیث بخاری شریف کے مطابق قیصر روم نے جب حضرت ابو سفیانؓ سے آپ کے متعلق سوالات کئے تھے تو ان میں سے ایک سوال یہ بھی تھا کہ کیا کبھی محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) نے بد عہدی اور وعدہ خلافی بھی کی ہے تو حضرت ابو سفیانؓ نے باوجود اس وقت شدید دشمن ہونے کے سر دربار اعتراف کیا کہ نہیں محمد نے کبھی بد عہدی نہیں کی۔

(۲)

اسی طرح حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی کا واقعہ ہے کہ گھر سے باہر کسی جگہ حضور نے ایک شخص سے اس کے کہنے پر وعدہ کیا کہ تمہارے واپس آنے تک میں یہیں تمہارا انتظار کروں گا اس شخص کا خیال تھا کہ وہ جلدی واپس آ جائے گا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ ہو کر وہ بھول گیا اور کسی اور کام میں مشغول ہو گیا۔ اگلے روز تک اُسے وہاں حضور سے ملنا یاد نہ رہا چنانچہ جب وہ اچانک وہاں سے گذرا تو حضورؐ کو اسی جگہ پا کر اُسے یاد آگیا کہ میں نے تو حضورؐ سے دوبارہ جلدی وہاں ہی ملنے کا وعدہ کیا تھا۔ چنانچہ اس نے حضورؐ سے معذرت کی لیکن حضور کے ماتھے پر شکن نہ آیا۔

(۳)

غزوۂ بدر کے زمانہ میں حضرت حذیفہ بن الیمان اور اُن کے دوسرے ساتھی مکہ سے مدینہ آ رہے تھے کہ راستہ میں کفار نے اُن کو زدوکوب کیا۔ مگر بعد میں اس شرط پر اُن کو چھوڑ دیا کہ وہ آئندہ جنگ میں مسلمانوں کا ساتھ نہ دیں وہ دونوں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جو واقعہ ان کے ساتھ گذرا وہ حضور کو بتا کر حضور کے ساتھ بدر میں شریک ہونے کی درخواست کی مگر آپ نے ارشاد فرمایا۔ نہیں وعدہ کی خلاف ورزی مسلمان کی شان کے خلاف ہے تم دونوں واپس جاؤ ہم ہر حال میں معاہدہ کی پابندی کریں گے ہمیں صرف خدا کی مدد درکار ہے۔

(۴)

حضرت ابو رافع ایک غلام تھے حالت کفر میں قریش کی طرف سے سفیر بن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ حضور کے چہرہ اقدس پر نظر پڑی تو بے اختیار اسلام کی محبت نے ان کے دل میں جوش مارا۔ انہوں نے عرض کیا "یا رسول اللہ اب میں کبھی کافروں کے پاس لوٹ کر نہ جاؤں گا"۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "نہ میں عہد شکنی کر سکتا ہوں اور نہ سفیروں کو روک سکتا ہوں اس وقت تم کفار کی طرف سے قاصد بن کر آئے ہو۔ واپس لوٹ جاؤ اگر وہاں پہنچ کر تمہارے دل کی یہی کیفیت رہے تو آ جانا۔ چنانچہ وہ اس وقت چلے گئے مگر بعد میں آ کر اسلام قبول کر لیا۔

(۵)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا قاتل "وحشی" جس نے جنگِ اُحد میں آپ کو نہایت بری طرح شہید کیا تھا اسلام کے ڈر سے ادھر اُدھر بھاگا پھرتا تھا طائف والوں نے مدینہ بھیجنے کے لئے اپنی طرف سے جو وفد مرتب کیا تھا اس میں "وحشی" کا نام بھی تھا مگر وہ ڈرتا تھا کہ کہیں اس سے بدلہ نہ لیا جائے مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں نے اسے یقین دلایا کہ "تم خوف نہ کرو محمدؐ سفراء کو قتل نہیں کیا کرتے" چنانچہ وہ ان کی اس یقین دہانی پر مدینہ گیا اور بے خوف ہو کر دربار رسالت میں حاضر ہوا اور سفارتی اعزاز پوری کرنے کے بعد اسلام لے آیا اور بعد میں مسیلمہ کذاب کو کیفر کردار تک پہنچانے کا موجب ہوا۔

حدیبیہ کا مشہور معاہدہ جو "صلح حدیبیہ" کے نام سے مشہور ہے اُس میں ایک شرط تھی کہ جو شخص مکہ معظمہ سے مسلمان ہو کر مدینہ طیبہ آ جائے وہ لامحالہ مکہ شریف واپس کر دیا جائے گا۔ حدیبیہ کے مقام پر عین اُس وقت جب کہ یہ شرط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تسلیم کی جا چکی تھی حضرت ابو جندلؓ پابہ زنجیر اہل مکہ کی قید سے بھاگ کر آئے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے فریاد کناں ہوئے تمام مسلمان ان کی یہ حالت دیکھ کر (باقی صفحہ

میری والدہ مرحومہ

جمیلہ بیگم صاحبہ اہلیہ رانا مبارک احمد صاحب بہاولپور

میری والدہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا محمد شریف بیگ صاحب مرحوم آف منگووال چند دن بیمار رہنے کے بعد مورخہ یکم جنوری ۱۹۷۵ء بروز بدھ بوقت دس بجے صبح بعمر ۷۰ سال وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ موصیہ تھیں اسلئے مورخہ ۲ر جنوری ۱۹۷۵ء کو پتوکی میں نماز جنازہ پڑھنے کے بعد بذریعہ بس آپ کی میت کو ربوہ لے جایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک پر نماز عصر کے بعد محترم مولانا عبد المالک صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں پتوکی اور ربوہ کے احباب کثرت سے شامل ہوئے۔ اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا عبد المالک صاحب نے ہی دعا کرائی میری والدہ صاحبہ نے ۱۹۱۸ء میں قادیان میں بیعت کی جبکہ اس وقت بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان یا عزیزوں میں سے بہت سے آپ کے دشمن تھے آپ حضرت مرزا دین محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو تھیں اور مرزا احسن بیگ صاحب مرحوم کی صاحبزادی آپ کی ایک بہن برما میں وفات پا گئیں اور ایک بہن چنیوٹ میں ہیں اور وہ مرزا سلام اللہ بیگ صاحب مرحوم کی اہلیہ ہیں ہمارے والد صاحب بھی صحابی تھے ہماری والدہ صاحبہ نے ساری عمر والد صاحب کی بہت خدمت کی۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم اور حضور خلیفۃ المسیح الثانی کے خاص ارشاد مبارک پر اپنی بڑی بیٹی کی شادی مکرم مرزا اسحاق بیگ صاحب سے کی جو کہ خالہ مہدی بیگم صاحبہ کے صاحبزادے ہیں گو والدہ محترمہ معمولی لکھی پڑھی تھیں۔ لیکن احمدیت سے سچی محبت تھی لہذا احمدیت کا نمایاں اثر تھا۔ نماز اور چھوٹی چھوٹی سورتیں اور بہت سی دعائیں ترجمہ کے ساتھ یاد تھیں شروع سے صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء سے والہانہ محبت تھی۔ آپ نے والد صاحب کو مشورہ دے کر قادیان میں مکان بنوایا تاکہ بچوں کی صحیح تربیت ہو سکے۔ آپ شادی کے بعد ہمیشہ حضرت اماں جان کی خدمت میں حاضری دیا کرتی تھیں حضرت اماں جان آپ کی تمام بڑی محبت سے کرتیں آپ نے اپنی اولاد کی بہترین تربیت کی ہر مرکزی تحریک میں برابر حصہ لیتی تھیں عزیز ہو یا اپنے غریب ہو یا امیر ہر ایک سے محبت سے پیش آتیں۔ بہت مہمان نواز تھیں۔ راتوں کو اٹھ اٹھ کر باقاعدہ تہجد پڑھتی تھیں۔ ہر سال جلسہ سالانہ پر ضرور جاتی تھیں۔ غریبوں کی مدد کرنا اپنا فرض سمجھتی تھیں۔ ہر وقت دعاؤں میں مصروف رہتیں آپ کے تین لڑکے اور چار لڑکیاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندہ موجود ہیں۔ آپ کی ایک بڑی بیٹی صغریٰ بیگم صاحبہ اور ان کے میاں مرزا محمد اجمل بیگ صاحب چند سال ہوئے دونوں ہی وفات پا گئے اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے والدہ مرحومہ نے ان بچوں کی پرورش کی۔ ہمیشہ ان کا خیال رکھا اور ان کی شادیوں کا انتظام کیا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں درجات کی بلندی سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تڑپ اُٹھے اور اُن کی آزادی کے خواہاں ہوئے۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوجندلؓ کو ارشاد فرمایا۔ ابوجندلؓ! صبر کرو۔ ہم بدعہدی نہیں کرسکتے عنقریب اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کوئی فراخی کا راستہ نکالے گا۔ چنانچہ اُس وقت اُنہیں ناچار اُسی حالت میں مکہ معظمہ لوٹنا پڑا۔ مگر حضورؐ کی پیشگوئی

کے مطابق بعد میں جلد ہی حالات نے اسلام اور مسلمانوں کے حق میں پلٹا کھایا اور حضرت ابوجندلؓ کی اُمید برآئی۔ اللہ تعالیٰ اُمّتِ مُسلمہ کے ہر فرد کو حضرت سیّدِ وُلدِ آدم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اِس بے مثال تعلیم اور پاک نمونہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ صفحہ ۳

جماعت جو دل سے خالی ہے محض زبانی دعوےٰ کرتی ہے تو وہ غنی ہے پرواہ نہیں کرتا۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۳۳)

پس اِس وقت یہی میرا پیغام آپ کے نام ہے اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکے ساتھ ہو اور آپ کو اپنی رضا کے مطابق کام کرنے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا بول بالا کرنے کا عزم اور توفیق اور طاقت عطا کرے۔ آمین"

آخر میں احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعتِ احمدیہ ماریشس کو عظیم ترقیات سے نوازے اور اس کے ہر فرد کو سچا اور مخلص اور فدا کار مسلمان بننے کی توفیق دے

اٰمین ثم اٰمین

"الجمعیۃ العلمیہ" کے زیرِ اہتمام سالانہ تقریری مقابلے

بزبان انگریزی و عربی،

۵ر فروری بروز بدھ جامعہ احمدیہ ہال میں عربی زبان میں فی البدیہہ تقریری مقابلہ ہوا۔ منصفین کرام یہ تھے:۔

(۱) مکرم صوفی بشارت الرحمان صاحب ایم اے۔ (۲) مکرم مولوی محمد احمدؐ صاحب جلیل (استاذ الجامعہ۔ (۳) مکرم نور الحق صاحب تنویرؔ (استاذ الجامعہ)

منصفین کے فیصلہ کے مطابق مکرم نصیر احمدؐ قمرؔ (درجہ ثالثہ) اوّل۔ مکرم حافظ مظفر احمدؐ (درجہ ثالثہ) دوّم، اور حوصلہ افزائی کے انعام کے مستحق مکرم خیر الدین (درجہ ممہدہ آف انڈونیشیا) قرار پائے۔

اِسی طرح ۶ر فروری بروز جمعرات انگریزی زبان کے فی البدیہہ مقابلہ میں منصفین کرام یہ تھے:۔

(۱) مکرم بشیر احمد خان صاحب سابق استاذ الجامعہ۔

(۲) مکرم شیخ خادم حسین صاحب استاذ الجامعہ۔

(۳) مکرم محمد اکرم صاحب غوری استاذ الجامعہ۔

منصفین کرام کی متفقہ رائے کا اعلان منصف اعلیٰ مکرم بشیر احمد خان صاحب نے کیا۔ جس کے مطابق اوّل ابراہیم بن یعقوب آف گھانا (درجہ ثالثہ) دوم محمد بن صالح آف گھانا (درجہ ثالثہ) اور حوصلہ افزائی کے انعام کے مستحق احمد ڈاڈی آف تنزانیہ (سپیشل کلاس) قرار پائے۔

اِن ایّام میں منصفین اعلیٰ نتیجہ کے اعلان کے بعد مقررین کو ہدایات سے نوازتے رہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز طلباء جامعہ کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین

محمد امداد الرحمٰن صدیقی

الامین للجمعیۃ العلمیہ بالجامعۃ الاحمدیہ ربوہ

ایک اور مجلس خُدّام الاحمدیّہ کا نیک نمونہ

مجلس خدام الاحمدیہ راجن پور ضلع ڈیرہ غازی خاں کے قائد نے اطلاع دی ہے کہ ان کی مجلس کے سَو فیصدی خدام نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں شمولیت اختیار کرلی ہے۔ جزاہم اللہ۔

امید ہے کہ دوسری مجالس بھی اپنی اپنی جگہ بھرپور کوشش کرکے عنداللہ ماجور ہوں گی۔ قارئین کرام کی خدمت میں مذکورہ مجلس کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیّہ متوجہ ہوں

قائدین مجالس خدام الاحمدیّہ سے گزارش ہے کہ ہر ماہ کی رپورٹ کارگزاری مرکز میں باقاعدہ بھجواتے رہیں۔

(معتمد خدام الاحمدیّہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان دارُالقضاء

محترمہ سیدہ نظیر فاطمہ بیگم صاحبہ محلّہ دار الصدر شمالی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند پروفیسر محمدؐ ابراہیم صاحب ناصرؔ وفات پاچکے ہیں۔ قطعہ ۴/۹ محلہ دار العلوم رقبہ ایک کنال مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکورہ بالا میرے نام منتقل ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (۱) مسز رضیہ احمد صاحبہ (۲) مسز صالحہ مسعود صاحبہ (۳) زکریا داؤد صاحب (۴) ادریس فاروق صاحب (۵) شاہدہ پروین صاحبہ (۶) قدسیہ رابعہ صاحبہ (۷) محمد داؤد ناصر صاحب (۸) محمد الیاس ناصر صاحب۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ ۴/۹ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمادیں۔ تا پلاٹ مذکورہ بالا کو فروخت کرکے وارثان کو حصہ ادا کرسکوں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

اعلان نکاح

مورخہ یکم مارچ ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ میرے سب سے چھوٹے لڑکے راجہ انور احمدؐ ایم۔ ایس سی کا نکاح ہمراہ عزیزہ سلمیٰ ناہید گلزار بنت چوہدری داؤد احمد صاحب گلزار مقیم لندن مبلغ دس ہزار روپے مہر پر حسب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز ظہر پڑھا۔ عزیزہ سلمیٰ ناہید گلزار حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رضؓ کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (ایم غلام محمدؐ دار الرحمت غربی۔ ربوہ)

درخواستِ دُعا

• راولپنڈی سے اطلاع ملی ہے کہ برادرم مکرم خلیفہ صباح الدین احمد صاحب مربّی سلسلہ احمدیہ کا بچہ عزیز عزیز الدین احمد چند دنوں سے بیمار ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(محمدؐ انیس الرحمٰن شاہد مربی سلسلہ ربوہ)

• خاکسار کی اہلیہ محترمہ ایک ہفتہ سے زیادہ بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (سردار عبد القادر۔ چنیوٹ)

• میرے چھوٹے بھائی ڈاکٹر مجید اللہ خان منڈی بہاؤ الدین کا اکلوتا بیٹا جو خاص اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور ایدہ اللہ کی دُعاؤں سے پیدا ہوا تھا عرصہ ۹ ماہ سے پولیو کی بیماری سے بیمار ہے۔ اب بچے کی عمر سوا دو سال ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل سے اِس بچے کو کامل صحت عطاء فرمائے اور لمبی عمر دے اور اسے خادمِ دین اور صاحبِ اقبال بنائے۔ آمین۔ نیز والدین جو بچے کی اِس بیماری سے بہت پریشان رہتے ہیں انہیں اس کی خوشیاں نصیب ہوں۔ (رشیدہ باسمہ اہلیہ بشارت احمد صاحب بشیر تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ میڈیکل سنٹر بانجل میں گیمبیا کے وزیر صحت جناب سنگھاٹے کی تشریف آوری

میڈیکل سنٹر کے معائنہ کے بعد وزیر موصوف کی طرف سے اطمینان و مسرت کا اظہار طبی خدمات کا ریڈیو اور اخبارات میں چرچا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے نصرت جہاں کی الٰہی سکیم کے تحت جماعت احمدیہ کو ارض بلال کے باشندوں کی روحانی، جسمانی اور تعلیمی خدمات کے مواقع میسّر آ رہے ہیں۔ اور یہ بات ہمارے لئے باعثِ مسرت و اطمینان ہے کہ وہاں کے عوام کے علاوہ حکومت کے نمائندے بھی ہماری کارگزاری پر مطمئن اور اس کا برملا اظہار بھی کرتے ہیں۔ الحمد للہ علی ذالک۔

گزشتہ دنوں گیمبیا کے وزیر صحت و محنت ایک مجوزہ پروگرام کے تحت اپنے ملک کے ادویات کے سٹورز اور کلینکس کے معائنہ کے دوران ہمارے میڈیکل سنٹر میں بھی تشریف لائے اور ہماری طبّی خدمات پر اطمینان کا اظہار کیا۔ بانجل کے مقام پر ہمارے اس میڈیکل سنٹر کے معائنہ کی خبر ریڈیو پر دو تین مرتبہ نشر ہوئی اور اخبارات نے بھی اس کا ذکر کیا۔

ذیل میں ہم "GAMBIA NEWS BULLETIN" کی ۲۸ جنوری ۱۹۷۵ء کی اشاعت میں شائع شدہ اس خبر کا ترجمہ پیش کرتے ہیں جو صفحہ اوّل پر نمایاں طور پر چھپی ہے اور جس میں ہمارے میڈیکل سنٹر کی شاندار خدمات کا اعتراف ہے:-

"وزیر صحت و محنت کا احمدیہ میڈیکل مشن کی کارکردگی پر اظہارِ اطمینان

وزیر صحت و محنت مسٹر سنگھاٹے نے گیمبیا میں احمدیہ میڈیکل مشن کی کارکردگی پر اظہارِ اطمینان کیا ہے۔ مسٹر سنگھاٹے نے یہ بات ہفتہ کے دن بیان کی۔ آپ نے گزشتہ ہفتے چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر پی۔ جے۔ نڈو اور کمشنر محنت مسٹر ٹی۔ بی۔ فون کے ہمراہ پکٹن سٹریٹ بانجل کے مقام پر احمدیہ مشن کے میڈیکل ہیڈ کوارٹر کا معائنہ کیا تھا۔

ہیڈ کوارٹر کے مختلف سیکشنز کا معائنہ کرنے کے بعد وزیر موصوف نے اس یقین کا اظہار کیا کہ احمدیہ مشن بلا شبہ گیمبیا میں ایک بہت بڑے خلاء کو پُر کئے ہوئے ہے۔"

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کی وفات

(بقیہ صفحہ اوّل)

محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب، محترمہ اسماء طاہرہ صاحبہ سلمہا اور ان کی والدہ صاحبہ محترمہ نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب مرحوم کے جنّت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور آپ کو اپنے خاص مقامِ قُرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین

لازمی چندہ جات کی فوری ادائیگی کی طرف توجّہ کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات

انّا للہ و انّا الیہ راجعون

میرے والدِ بزرگوار حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بروز ہفتہ بتاریخ ۲۲ فروری ۱۹۷۵ء وفات پا کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون

گزشتہ ڈیڑھ برس سے وفات کے وقت تک حضرت ابا جان رضی اللہ عنہ میرے چھوٹے بھائی عزیزم میاں محمد لطیف صاحب کے پاس اسلام آباد میں تھے۔ آپ موصی تھے اِس لئے آپ کا جنازہ اسلام آباد سے ۲۳ فروری اتوار کی صبح کو ربوہ لایا گیا۔ اسی روز نمازِ ظہر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور مقبرہ بہشتی میں قطعہ صحابہ میں تدفین عمل میں آئی۔

حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب ۱۸۸۲ء میں لاہور میں پیدا ہوئے اور پندرہ برس کی عمر میں (۱۸۹۷ء میں) لیکھرام کے قتل سے ایک دن قبل قادیان جا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ آپ کے والدِ بزرگوار حضرت میاں سراج الدین صاحب بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے تھے۔ تعلیم سے فارغ ہو کر کچھ عرصہ وکالت کی۔ بعد میں مقابلہ کا امتحان پاس کر کے ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہوئے اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔

حضرت ابا جان رضی اللہ عنہ سادگی اور پاکیزگی کا ایک اعلیٰ نمونہ تھے۔ صوم و صلوٰۃ اور احکامِ شرعیہ کے سختی سے پابند تھے۔ آپ کہا کرتے تھے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ آپ کی (یعنی ابا جان مرحوم کی) عمر ۹۰ برس سے کم نہ ہوگی۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک یہ بھی اعجاز تھا کہ حضرت ابا جان رضی اللہ عنہ نے ۹۳ سال کی عمر پائی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹے، چھ بیٹیاں اور کئی پوتے پوتیاں، نواسے اور نواسیاں عطا کیں اور آپ نے ان سب کی خوشیاں دیکھیں۔ تمام بزرگان اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ حضرت ابا جان رضی اللہ عنہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار شریف احمد مکان نمبر ۷، اسٹریٹ نمبر ۲۸۔ شالامار ۸/۲۔ اسلام آباد)

ریڈیو فجی سے نشر ہونیوالی ایک خبر

فجی سے ایک دوست نے اطلاع دی ہے کہ ۲۱ فروری کی صبح ۶½ بجے کی خبروں میں ریڈیو فجی سے یہ خبر نشر کی گئی ہے کہ وزیر اعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو صاحب کے مذہبی امور میں مشیر اعلیٰ مولانا احتشام الحق تھانوی ایک ہفتہ کے دَورہ پر ۲ مارچ کو فجی آ رہے ہیں۔ وہ یہ دَورہ فجی مسلم لیگ کی دعوت پر کر رہے ہیں۔

شکریۂ احباب

میرے بڑے بھائی مکرم عبد اللطیف صاحب مرحوم کی وفات پر عزیزوں اور دوستوں نے جس ہمدردی اور محبّت کا مظاہرہ کیا اور ہمارے غم میں شریک ہوئے اس سے بہت ڈھارس بندھی۔ میں ان سب احباب کا نہایت شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنّت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل سے نوازے۔ آمین

(عبدالشکور شاد محلہ فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

مکرم جناب شیخ بشیر احمد صاحب مراد کلاتھ ہاؤس لائلپور کی بچّی گزشتہ تین ماہ سے بہت بیمار ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچّی کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور درازیٔ عمر عطا کرے۔

آمین